

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

ایک مخلص نوجوان کا جنگی ہسپتال سے خط

ذیل کا خط ایک مخلص نوجوان نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ اس کا ترجمہ جلد کے موقع پر اسے سنا دیا جائے۔ اب درج اخبار کیا جاتا ہے۔

سیدی سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں خیریت سے ہوں۔ اور حضور کی خیریت نیک مطلوب ہوں۔ مجھے آپ سے اور گھر سے جدا ہونے دو سال ہو گئے ہیں۔ اور یہ تیسرا جلسہ ہو گا جو مجھے باہر آنے کا۔ جلسہ قریب آدھے حضور دعا کریں۔ کہ اس عاجز کو جلسہ کی وہ تمام برکتیں جو اس میں حصہ لینے والوں کو حاصل ہوں گی۔ مجھے بھی حاصل ہو جائیں سب حاضر ہونے والے احمدی بھائیوں کو السلام علیکم اور دعا کے لئے درخواست فرمائیں۔ سب احمدی بھائیوں کو سنا دیں۔ کہ ہم جنگ میں حصہ لینے والے خواہ ان سے دور اور جدا ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمارے دل اور ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ اور ان جیسا ہمیں دنیا میں کوئی نظر نہیں آتا۔ اور وہی ہیں جنہوں نے دنیا کی راہ تھالی کر لی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد آپ سب لوگوں کو ملنے کی توفیق عطا کرے۔ میں اس وقت ہسپتال میں ہوں۔ اور حضور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد ہی شفا دے۔

اس عرصہ میں بہت سے ملک دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ایران۔ عراق۔ شام۔ فلسطین اور مصر سب ملک دیکھے ہیں۔ لیکن اگر وہ اسلامی ممالک ہیں۔ لیکن بڑے کاموں میں یورپ سے بھی گئے ہوں۔ میں فلسطین ایک ایسا ملک ہے۔ جو قدرے اچھا ہے۔ اور جہاں پر اسلامی تمدن نظر آتا ہے۔ ان ملکوں کی مشکلات کا حل احمدیت ہے۔ میرے خیال میں ان ملکوں میں تبلیغ احمدیت پر زیادہ زور دینا چاہئے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ اگر یہ لوگ سنبھل نہ گئے۔ تو یورپ کی طرح گمراہ ہو جائیں۔ خدا ان کا راہ نما ہو آمین۔ حضور میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیت پر اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ حضور کا غلام عطاء اللہ

مقدمہ بھاشٹری کی سماعت

۱۰ جنوری ۱۹۳۴ء گورداسپور میں احمدی یونین کے خلاف بھاشٹری کے مقدمہ کی سماعت اے۔ ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں ہوئی۔ جس میں پانچ گواہان صفائی کی شہادت قلم بند کی گئی۔ بعض گواہان کی شہادت نہ ہو سکنے کی وجہ سے آئندہ تاریخ ۱۹ جنوری مقرر کی گئی۔ ہماری طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے مقدمہ کی پیروی کی بعض گواہان صفائی کے پیش کیے جانے کی ہماری طرف سے درخواست دی گئی۔ مگر عدالت نے اسے ناشنور کر دیا۔

احرار کے خلاف جو مقدمہ دائر ہے۔ اس میں شہادت صفائی ختم ہو چکی ہے۔ اور تاریخ بمطابق ۲۹ جنوری ۱۹۳۴ء مقرر ہوئی ہے۔

احمدی جنتی سالانہ

محمدیین صاحب تابرتب قادیان احمدی جنتی کو عرصہ ۲۴ سال سے برابر نکالتے ہیں۔ اس جنتی میں درج ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ اس سال بھی کانڈکنا پالی اور گران دستور ہے۔ مگر جنتی سال کی کمی ہے۔ اگرچہ حجم پہلے سے کم ہے۔ اجاب کو چاہئے۔ کہ بعض تبلیغ مشکو اگر شائع ہو تو ہسپتال میں

تیار ہو۔ اور ایسی حکومت کے قیام کے خواب دیکھنے والوں کو ہر قسم کی آزادی کے دشمن اور انسانیت کے قاتل قرار دے کر ان کے خلاف آواز بلند کرنے والے نیز ایسے لوگوں سے دور رہنے کی کوشش نہ کرے۔

دیدک دھرم کی فہرت مخلوق خدا کے ساتھ نادر اسلوک کرنے کے متعلق پہلے ہی کافی طور پر خطرناک ہے۔ اس میں آنے دن جو لوگ اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ اس کے خیر خواہ نہیں سمجھے جاسکتے۔ اور نہ انہیں ہندوستان کے خیر خواہ خیال کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے طریق عمل سے غیر ہندوؤں میں زیادہ سے زیادہ منافرت پیدا کر رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس ملک کی اکثریت کا اقلیتوں سے ایسا سلوک ہو۔ وہ آزادی کا موہبہ نہیں دیکھ سکتا۔

ستیا رتھ پرکاش کا ایک حرف بھی بدلنے کی کوشش کی گئی۔ تو سارا ہندو جگت اس کی مخالفت کر گیا۔ "ہر ایک ہندو سیوجی اور جہادانا پرتاپ بن جائے گا۔" اسی ستیا رتھ پرکاش کے ۸۵ پرکاش ہے۔ کہ "دیدول کو نہ ماننے والا ناسک کہلاتا ہے۔" اور اس کے لئے یہ ستر مقرر کی گئی ہے۔ کہ "دید کی پرانی کرنے والے منکر کو تو ات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیے" (صفحہ ۵۹)

ہندوستان کے آئین کی بنیاد دیدک دھرم پر لکھنے والوں کو بتانا چاہئے۔ لکھا وہ دیدک دھرم کو نہ ماننے والوں اور دیدول کی تعلیم کو ناقابل تسلیم قرار دے کر ناقابل عمل سمجھنے والوں کے متعلق دیدول اور ستیا رتھ پرکاش کے مندرجہ بالا اسکام پر عمل پیرا ہوں گے۔ اگر نہیں تو یہ دیدک دھرم کے آئین کے خلاف ہو گا۔ اور اگر عمل کریں گے تو کون ہے جو اسے رعایت کرنے کے لئے

درخواست ہائے دعا

(۱) منشی سلطان عالم صاحب گڑیاں ضلع گجرات کا لڑکا بشارت احمد پکیری میں بیمار منہ نمونہ سخت بیمار ہے۔ اور تار کے ذریعہ اطلاع پہنچا ہے۔ کہ حالت نازک ہے۔ اجاب جانت خاص طور پر اس کی صحت و عافیت کے لئے دعا کریں۔ (۲) ماسٹر خدائیش صاحب کوٹ موہن کا لڑکا بیمار منہ نمونہ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی جائے۔ (۳) سلطان احمد صاحب سورجگڑھ ضلع موٹھی عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ اجاب سے کلی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

احمدی جماعتوں کی مردم شماری کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اثنی عشری ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلاسلانہ کے موقع پر بڑی جماعتوں سے مردم شماری کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بڑی جماعت سے مراد وہ جماعتیں ہیں۔ جن کے افراد مرد و زن و بچے (پانسو ہوں۔ حضور نے اس سال کی مردم شماری کے نقشے پر ۲۹ تک نظارت بنائیں بھجوبنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ہر بائ فرما کہ وہ جماعتیں جن کے مرد و زن اور بچے پانسو یا اس سے زائد ہوں۔ تاریخ مقررہ تک نقشہ مندرجہ ذیل کے مطابق اپنی جماعت کی مردم شماری کرے۔ بھوادیں۔ (۱) کل کس قدر افراد ہیں (۲) مرد (۳) عورتیں (۴) بچے (۵) سال سے کم (۶) لڑکیاں (۷) گھوشتہ سال میں کوئی خاندان یا فرد مرتد تو نہیں ہوا؟ ہوا تو کون (۸) تعداد کمزور اور قابل نگرانی (۹) لڑکے لڑکیوں میں سے کس قدر تعلیم پارہے ہیں (۱۰) قرآن یا ترجمہ کس قدر پڑھ رہے ہیں۔ (۱۱) کیفیت۔ دیوے اور ڈاک خاندان میں کتنے احمدی ملازم ہیں۔ مجموعی خواہ کیا ہے (داخلہ و علم)

درخواست دعا کرشمہ محمد احمد صاحب غانی ایڈیٹر عالم پبلسنگس کی وجہ سے پھر سخت بیمار ہیں۔ تے اور اچھل کل وجہ سے تکلیف زیادہ ہے۔ اجاب دعا کے لئے صحت کریں۔

سلسلہ احمدیہ میں نظام خلافت کی اہمیت

۲۶ دسمبر ۱۹۷۰ء میں جناب خلیل احمد صاحب نے اسے معتمد مجلس قدام الامم کے طور پر تعینات کیا۔
نے جو تقریر کی اس کی آخری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

اعجازی ترقیات کے وعدے
حضرات کرام! خدا کے قدموں سے
احمدیت کے لئے ترقی اور غلبہ کا وعدہ
دیا ہے۔ احمدیت وہ پودا ہے۔ جو انشا اللہ
اس شان سے بڑھے گا۔ کہ دنیا اس کے
سایہ تلے آرام و سکون اور حقیقی اطمینان
قلب کی نعمت حاصل کرے گی۔ وہ ترقی محول
ترقی نہیں۔ ساری دنیا کے قلوب میں تیرا پتھر
انقلاب۔ دنیا کے سارے نظاموں میں تبدیلی

تہذیب و تمدن کی اسلامی عمارت کا قیام
توحید و عظمت الہی کا پھیلاؤ۔ یہ سب اس
ترقی کے نتیجہ میں مقدر کیا گیا ہے۔ احمدیت
خدا کے نام اور اس کی تبلیغ کو دنیا کے
کناروں تک پہنچائے گی۔ اور صرف پہنچائی
ہی نہیں۔ اسے قائم کر کے اس کی ترویج
و ترقی کرے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے زمانہ میں جماعت کی جو حالت تھی۔ وہ
کس سے پوشیدہ ہے۔ لیکن مکرور اور
بے بس جماعت جس پر اختیار ہر طرف سے
یورشیں کر رہے تھے۔ مگر نفرت الہی و
تائید ایزدی نے اپنے وعدوں کے تحت
جماعت کو ایسی عظیم القبول ترقی دی۔ جو مخالفین
کی نگاہ کو خیرہ کرنے کے لئے کافی ہے
مگر ترقی کی یہ رفتار ایسی نہیں۔ جس سے
غلبہ اسلام کے وہ وعدے جو احمدیت
کے ذریعہ پورے ہونے والے ہیں جلد سے
جلد ظہور میں آسکیں۔ آئیے ہم ان بشارتوں
اور پیشگوئیوں میں سے چند ایک کو پڑھ کر
اس عظیم الشان مستقبل کی جھلک دیکھیں۔
تذکرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
ایسی پیشگوئیاں کثرت سے درج ہیں۔ جن
میں سے بعض یہ ہیں۔

عالمگیر غلبہ کے الہامات
در خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری
توحید و تیرے عظمت تیری کمالات پھیلائے
خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا۔
اور تیرے سایہ کو لبا کر دے گا۔ میں تجھے
نہیں کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت

دے گا۔ اور تیرا ذکر بلند کرونگا۔ اور تیری محبت
دلوں میں ڈالوں گا۔ جعلناک المسیحا
ابن مریم۔ ان کو کہہ دے کہ میں علی
کے قدم پر آیا ہوں۔ (ازالہ اوام ص ۱۷۱)
(۱۷) حکم اللہ الرحمن الخلیفۃ اللہ
السلطان یوفی لہ الملک العظیم
و یضام علی یدہ الخزائن و
تشرق الارض بنور سراجہا "تذکرہ
ص ۱۸۹

۱۳) میں تجھے عزت دوں گا۔ اور بڑھاؤں گا
اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا۔ یہاں
تک کہ باو شاہ تیرے کپڑوں سے برکت
ڈھونڈ بیٹھے۔" (تذکرہ ص ۱۹۱)

(۱۴) "قریب ہے کہ سب ملتیں ملاک ہوں گی
مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے
مگر اسلام کا آسمانی حربہ۔ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔
نہ کٹے ہوگا۔ جب تک وجاہت کو پاش پاش
نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا
کی بھی توحید جسکو بیابانوں کے رہنے والے
اور تمام تعلیموں سے محال سمجھتے اندر
عمدوں کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس
دن نہ کوئی معنوی کفارہ باقی رہے گا۔ اور
نہ کوئی معنوی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی نام
کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔
تذکرہ ص ۲۸۵

(۱۵) خدا نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تیرا نام
بڑھاوے۔ اور تیرے نام کی خوب چٹاؤں
میں دکھادے۔" (ص ۲۸۷)

(۱۶) اے تمام لوگو! اس رکھو۔ کہ یہ آگے پیشگوئی
ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی
جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت
بران کی لڑے سب پر انکو غلبہ بخشے گا۔
وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں
صرف ہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ
یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب کو اس
سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت
ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے موعود
کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور

یہ غلبہ ہوش رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت
آجائے گی؟ (تذکرہ ص ۲۹۱)

(۱۷) سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر
میں جمع کر دو علیٰ دین واحد۔ (ص ۲۹۱)
یہ نہایت ہی عظیم الشان نہایت ہی رفیع القدر
وعدہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے۔ ان وعدوں کی
تحقیق یقیناً دنیا کو حیرت و تعجب میں ڈالنے
وال ہے۔ لاریب یہ ترقی مخالفوں کے
موندہ پر مہر سکوت لگا دے گی۔ مگر سوال
یہ ہے۔ کہ کیا یہ ترقی انجمنوں کے ذریعے
ظاہر ہوگی۔ کیا خدا کی تائید و نصرت کے یہ
وعدے انجمن کے وجود کے ساتھ لازم
کئے گئے ہیں۔ فیصلہ آسان ہے۔

کارلائل کا اعتراف
حضرت علیہ السلام کے بعد مسلمانوں
نے وہ حیرت انگیز ترقی کی۔ جس کے مخالف
اپنی تک مغرور میں اور انشا اللہ ہمیں گے
مشہور مؤرخ کارلائل اپنی کتاب
Heroes and Hero

worship میں لکھتا ہے۔
To the Arab nation
it was as a birth
from darkness into
light, Arabia
first became alive
by means of it. A
poor shepherd people
roaming unnoticed
in its deserts since
the creation of the
world, a hero
prophet was sent
down to them with
a word they could
believe, see, the un-
noticed becomes
the world notable,
the small has been
grown world great.
مطلب یہ کہ عرب قوم کے لئے حضرت محمد
رضی اللہ عنہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیغام تاریکی سے
نور میں جنم لینے کے مترادف تھا۔ عرب اس پیغام

کی بدولت زندہ ہوا۔ یہ غریب گڈ رہنے لوگ
جو صحراؤں میں گنگی کی حالت میں آجائے
آخرینش سے گھومتے پھرتے تھے۔ ان میں
ایک عظیم الشان نبی مبعوث کیا گیا۔ اکابر
پنجم کے ساتھ جس میں وہ یقین کر سکتے تھے
اور جسے وہ دیکھ سکتے تھے۔ جس کی وجہ
تھے مجہول سارے عالم میں مشہور اور صحیح
معمول لوگ عالمگیر عظمت کے مالک ہو جا
میں۔ یہ سب کچھ کتنے عرصے میں ہوا۔ کارلائل
نے لکھا تھا صرف ایک صدی میں۔ یہ صرف ایک
صدی تھی۔ جس میں بقول کارلائل اسلام کی
آواز ایک طرف چین کی دیواروں کے ساتھ
نکلنے اور دوسری طرف غرناطہ کے میدانوں
میں گونجنے لگی۔ کیا یہ وہی ایک صدی نہیں
جو زمانہ نبوت زمانہ خلافت راشدہ اور
اس زمانہ پر مشتمل ہے جو آثار و تربیت قیامت
سے پہرہ در اور برکات خلافت سے آراستہ تھا
مولوی محمد علی صاحب کی شہادت
کی اس سے یہ نظر نہیں آتا کہ ایسی ترقی
اور عظیم القبول کامیابیاں اور ایسی تعجب خیز
کارنیاں خدا تعالیٰ نے روحانی خلافت
کے ساتھ لازم کی ہیں ہاں اور کی شہادت
میں کیا ضرورت ہے۔ خود مولوی محمد علی صاحب
کی زبانی سنئے۔ لکھتے ہیں۔ "جب تک تمام افراد
جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں جب
تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں۔
ترقی محال ہے۔ . . . یہی اصول تھا۔ جس نے
حضرت ابو بکر۔ عمر اور عثمان کے زمانہ میں مسلمانوں
پر فتوحات کے دروازوں کو کھولا یا۔ اور پیغم
۲۶ فروری ۱۹۷۱ء حقیقت یہی ہے کہ خلافت
الہیہ میں خدا کا اپنا ہاتھ ہر وقت مومنین کی عبادت
کی پشت پر ہوتا ہے۔ اس لئے تکمیل دین کے
مقصوداً نفرت و تائید ہمیشہ اعجازی
نمونہ دکھاتی ہے۔

اعجازی غلبہ اور خلافت
پس حضرات! اگر احمدیت کے لئے ہی اعجازی ترقی
مقدر ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود کے وعدے سچے
اور آئیے الہامات برحق ہیں۔ اگر احمدیت ہی عظیم القبول
ترقی کریں گی۔ اگر جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں
حیرت انقلاب پیدا کرنا ہے۔ تو وہ اعجازی کامیابی
دکھرائے وہ فتح و ظفر کی ایمان افزو کیفیت
خلافت کے ذریعے ہی حاصل ہوگی۔
انشا اللہ تعالیٰ

پس سلسلہ احمدیہ میں خلافت کی اہمیت ایک مومن کی نظروں میں تو پوری وضاحت کے ساتھ ثابت ہے۔

نظام نو

بھائیو! احمدیت تو خدا کا بیخام ہے۔ نظام نو کا خدا نے قادر و قیوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں اس الہی ارادہ کا اس طرح اظہار فرمایا کہ: ”ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں“ (تذکرہ ص ۱۹) حضور فرماتے ہیں:-

”انز کشف کا مطلب یہ تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے“

(چشمہ کبھی مشا حاشیہ) یہ نظام نو کس طرح قائم ہو گا۔ اور کب ہو گا۔ دنیا کے تمام کھنڈ نظام بدل کر ان کی جگہ وہ نظام جو آسمان و زمین کو نیا کرے۔ اور حقیقی انسان پیدا کرے کیسے قائم ہو گا۔ نہایت ہی خوشگوار مستقبل ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان اور دوسرے الہامات میں وعدہ دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-
واعلموا ان اللہ بھی الاارض بعد موتھا۔ (تذکرہ ص ۱۸)

جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو انکی روحانی موت کے بعد پھر زندہ کرے گا۔ ایک اور الہام میں فرمایا۔ ”روحانی پاؤں ثابت“ (تذکرہ ص ۱۸) دوسرے مقام پر فرمایا۔ ”بھی الدین و یقیم الشریعۃ۔“ (تذکرہ ص ۱۸) دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ یہ تو حقیقت ہے۔ کہ دنیا اس وقت ایک نئے نظام کے لئے بیتاب ہے۔ دنیا تمام پرانے۔ بوسیدہ۔ کھنڈ پر از عیوب و نقائص نظاموں کے حضرت سے آگاہ ہو کر اب اس نظام کے لئے بے تابانہ پکار رہی ہے۔ جو اس کو امن و سکون اور طمانیت و سکینت دے سکے۔

جو اس کی بے چینی اور قلبی بے قراری کو دور کر دے۔ یہ نظام نو آخر کس طرح قائم ہو گا۔ کیا یہودی مذہب کے ذریعے سے؟ نہیں۔ یہودی مذہب دنیا کو نیا نظام نہیں دے سکتا۔ وہ تو پہلے ہی قومی و نسلی حدود میں مقید ہے۔ اسرائیلی قبائل کا دعویٰ ہمارے مذہب سارے دنیا کو کیسے اطمینان دے سکتا ہے۔ پھر کیا عیسائی مذہب سے؟ ہرگز نہیں۔ عیسائیت بھی تو شریعت کو لغت قرار دیتی ہے۔ جو مذہب، سرے کے کسی قانون و دستور کے خلاف ہو۔ وہ دنیا کو کیا دے سکتا ہے؟ انہوں نے اس نظام کے دینے سے ہندو مذہب بھی محروم ہے تنازع کے عقیدے نے ہندو مذہب کے ہاتھ باندھ دئے ہیں۔ غرض تمام مذاہب زبان حال سے اپنی بے بسی اور لاچارگی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اور ہر دیوی نظام تو پہلے ہی مٹ رہے ہیں۔ اس لئے کہ انسانی ہمتوں نے جو تعمیر کئے تھے۔ ان کی بنیاد روحانیت پر نہیں۔ ریت کے توروں پر تھی۔ ان کے نقائص عملی طور پر دنیا کے سامنے آرہے ہیں۔

نظام نو اور خلافت

دوستو! یہ نظام نو صرف اور صرف اسلام یعنی احمدیت کے ذریعے سے ہی قائم ہو گا۔ خدا کی پاک وحی انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی اور یقیناً پوری ہوگی۔ صرف اور صرف اسلامی نظام ہی قائم ہو گا۔ مگر اس کی تنفیذ کا عظیم الشان کام انجمن۔ کچھ بکھرے ہوئے افراد، کچھ منتشر طہانت نہیں کر سکتیں۔ یہ کام تو واجب الطاعت امام یعنی سلسلہ خلافت کے ذریعے سے ہو سکتا ہے۔

یہی وہ نظام نو ہے۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں دی۔ الوصیت میں اس نظام کے مصارف کی اصولی پیش گوئی تو ہے۔ مثلاً ترقی اسلام۔ اشاعت علم قرآن۔ اور ہر ایک ایسا امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہو۔

مگر فرمایا کہ ”جن کی تفصیل قبل از وقت ہے“ اس تفصیل کا طے کرنا حضرت مسیح موعود کی نشانی میں ہی ہو سکتا ہے۔ پس اس تفصیل کا اظہار یقیناً خلافت کے ساتھ ہی متعلق ہے۔ کیونکہ خلیفہ ہی کمالات نبوت کا منظر ہے۔

پھر یہ نظام نو کا قیام معمولی کام نہیں نظام نو کی تنفیذ۔ جس ارادہ بلند جس آگے دو۔ جن صعوبتوں اور مشکلات کے مقابلہ اور جن متواتر مسلسل کوششوں اور پیہم مساعی کا مقتضی ہے۔ وہ صرف غیر معمولی روحانی تصرف کے انسان یعنی خلفاء کے ذریعے سے ہی جامہ عمل پہن سکتے ہیں۔ نظام نو عظیم الشان اور دل ہلا دینے والی تحریکوں کو چاہتا ہے۔ نظام نو وحدت مرکزی اور تنظیم جماعت کا متقاضی ہے۔ نظام نو اعجازی ترقیات کا نتیجہ ہے۔ اور یہ سب چیزیں خلافت کے محور کے گرد ہی جمع ہو سکتی ہیں۔ دنیا کو صرف اور صرف ہی نظام امن بخشنے کا۔ جو منہاج النبوة پر ہوگا اور وہ یقیناً خلافت ہی ہے۔ پس نظام نو کا قیام منحصر ہے۔ خلافت کے قیام پر۔ اور سلسلہ احمدیت میں خلافت کے قیام کی اہمیت سب سے زیادہ اسی امر سے واضح ہے۔

خلافت کا تقریر

پس سلسلہ احمدیہ میں خلافت ضروری ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے جو تخریبی ہوئی۔ الہی سنت کے ماتحت اس کا بڑھنا ضروری تھا۔ پھر اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات قیام خلافت سے پورے ہوتے تھے۔ پھر اس لئے بھی کہ وحدت جماعت اور مومنوں کا نقطہ مرکزی اور تنظیم احمدیت عدالت پر ہی منحصر تھی۔ سلسلہ احمدیہ خلافت کو چاہتا تھا۔ کیونکہ جماعت کے داخلی فتن مثلاً فتنہ پیغمبری کا استیصال خلافت کے ساتھ مقدر کیا گیا تھا۔ دنیا کے بے اعتدال اور باطل

رجحانات جو نام نہاد جمہوریت اور خطرناک آمریت کے ساتھ ظہور میں آئے تھے۔ ان کا روحانی بدل خلافت کے ذریعے ہی واقع ہونا چاہیے تھا۔ سلسلہ احمدیہ یقیناً خلافت کو چاہتا تھا۔ کیونکہ جن اعجازی ترقیات کے وعدے احمدیت کو دے گئے تھے۔ وہ خلافت کے ساتھ ہی پورے ہونے والے تھے۔ اور پھر اس لئے بھی کہ نظام نو کا قیام خلافت راشدہ کے نظام کا ہی ایک حصہ تھا۔ پس سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا وجود از بس ضروری، اہم اور خدائی مشیت و مشاد کے عین مطابق ہے۔
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

تحریک ایک تاریخی دور ہے

فرمایا:-
(۱) اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک تحریک ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے۔ جس کی تمام انبیا و مرسلین نے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر دی۔ اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے۔ جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آرہی ہیں۔ ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے۔ اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔
(۲) ”ہم نے بھی ایک کوشش کی ہے۔ خدائی اشاروں کے ماتحت کی ہے۔ اور خدائی حکمتوں کو سمجھتے ہوئے کی ہے۔ اور

دی پنی ارسال کئے جاچکے ہیں۔ احباب و موصول فرما کر ممنون فرماویں

خدا کی بیٹگیوں کو پورا کرنے کے لئے کی ہے۔ ہماری یہ کوشش نہایت حقیر نہایت معمولی اور نہایت ہی محدود ہے۔ مگر ہمارے ارادے بہت بڑے ہیں۔ نیتیں بہت وسیع ہیں۔ اور ہماری انگلیں کوئی انتہا نہیں رکھتیں مگر تاکہ کو پیدا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں۔ صرف خدا کے اختیار میں ہے۔“

(۳۱) ”وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیئے جانے کی خبر دی گئی تھی۔ اور واقعات بھی اس کی تائید کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح کشت و کھیا تھا کہ آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا گیا ہے۔ یہی نظارہ ہمیں اس تحریک میں نظر آتا ہے۔“

(۳۲) ”میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں یا حصہ لے سکتے ہیں۔ یا اگر انہوں نے پہلے حصہ نہیں لیا۔ تو اب وہ اپنی

گذشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے بلاتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس سال کی تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑے حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا قدم ہمیشہ آگے بڑھے۔ مگر یہ سال چونکہ تحریک جدید کے پہلے دور کا آخری سال ہے۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں اظہار رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں وہ اس سال ایسی نمایاں قربانی کریں جو اس سے پہلے انہوں نے سلسلہ اور اسلام کیلئے کبھی نہ کی ہو۔“ پس تحریک جدید میں حصہ لینے والے بہادر سپاہی آگے بڑھیں اور اپنی اس سال کی قربانی کی وہ مثال اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ جس کی مثال گذشتہ نو سال میں نہ ہو۔ یعنی اگر وہ گذشتہ سالوں میں بھی نمایاں قربانی پیش کرتے آئے ہیں تو سال دہم میں سال نہم کے تین چار گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قربانی کا ثبوت خدا کے موعود خلیفہ

کوئن گولڈن بلڈ
طاقت کی بے نظیر دوا قیمت ہر کی چار گولیاں
دی کوئن سلورز قادیان

ہم نے ہمیں زہر زدہ اگر آپ کے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیز کار باکس منجن دانتوں کیلئے بید مفید قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ عزیز کار باکس منجن سلورز زہر زدہ روڈ قادیان

اپنی بچائی ہوئی رستم کو حفاظت سے رکھنے

جنگ کے زمانے میں لوگوں کی یہ فطری خواہش ہے کہ اپنے بچے سے سونا پانچویں ہزار روپے زمین مکان یا مال کو مسخر کر کے رکھیں مگر وہ بچے بچانے کا پلٹ۔ یہ منظر سے نکلنا نہیں ہے۔ ہمارے عرصے کے مسلمانوں کی سونے پانچویں ہزار روپے بلکہ ہزاروں کی قیمتیں تمام دوسری چیزوں کی قیمتوں کا نصف سے بڑھتی ہیں۔ جس کی اوقات کے ساتھ لوگوں میں ہونے اور تیار رہنا ہے۔ اس لئے کہ ہمیں ایک ہی مندرجہ میں گریں کہ ممکن ہے کہ وہ اپنے بچے کو رکھیں اور کہیں کہیں کی بچہ مندرجہ ذیل میں رکھیں۔ آپ کو ہر شے کی بچہ کا لینا پلٹنا ہے۔ اپنی گاڑی کسان کی بچت کو مندرجہ مندرجہ سے لگا ہوا ہے۔

آئندہ کے لئے روپیہ بچانے کا عمدہ طریقہ اختیار کیجئے

مگر آپ ان میں سے کسی جگہ روپیہ لگا سکتے تو وہ تو ناہمی رہے اور آئندہ اس کی قیمت بھی بڑھ رہی ہے۔
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔

چار آنے روز بچانے
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔
پہننے والے ہونے لگے۔

اعلانات بکاج
(۱) جوہری محمد رفیع صاحب کوک نظارت دعوت و تبلیغ کا بکاج
ماتھے پانچ صد روپیہ ہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۸ جنوری ۱۹۳۲ء کو اجداد تار و حصہ بڑھا۔ دفا سے کہ یہ رشتہ ہائیں کیلئے برکت کا باعث ہو۔ دلی محمد امجدی ہر شے نشر و اشاعت قادیان۔ (۲) مولوی محمد عثمان قریشی صاحب انجینئر کی لڑکی شاہ جہاں عارفہ کا بکاج بابو شفیع احمد صاحب سینئر ڈرافٹسمن امرت سر کے ساتھ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق ہر پر حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں ۹ جنوری ۱۹۳۲ء کو اعلان کیا۔

شباکن
طیرہ کی کامیاب دوا ہے
کوئیں خالص تو ملتی نہیں۔ اگر ملتی ہے تو
میں روپیے اونس۔ پھر کوئین کے استعمال کو
بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سرور دوا دہر چکر پیدا
ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ اگر ان
امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار
اتارنا چاہیں تو ”شباکن“ استعمال کریں۔
قیمت ایک عدد قرص ہر بچاس قرص ۱۳
صلنے کا پستہ
دواخانہ خدمت مسیح قادیان
پنجاب

لبوب کبیر
لبوب کبیر شہزادہ محمود ہے
لیکن افسوس کی بات ہے کہ
نہ زمانہ ننانوے فیصدی دواخانے اسکو تیار کرتے
وقت نہ تو صحیح اجزاء ڈالتے ہیں اور نہ پورے اجزاء
سے اسے بناتے ہیں۔ ہمیں یہ سہ ایک اپنی بیانی
سے غلط ہے۔ اس میں تمام مغزیات مصالح جات
کے علاوہ زعفران مصطکی رومی۔ ورق سونا۔
ورق چاندی۔ عنبر۔ مشک۔ مرداریر۔ کھریا
مرجان۔ عقیق یمنی۔ یا قوت ربانی وغیرہ ڈالنے
جاتے ہیں۔ یہ معجون مشائخ کو طاقت دیتی ہے۔
دافع نسیان ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔
اور نشاط آور ہے۔ بدن کو تازہ کرتی اور اعصاب
کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت آٹھ روپیہ فی چھٹا ک
طیبہ عجائب گھر قادیان

موم کے لئے تومی میٹل مسافکا اسپیل

۱۱ کے مسطورہ بیان کے رشتہ دار ہائی کمال کریں۔ مگر ۱۳ جنوری ۱۹۳۲ء سے پہلے دوسرا سال فرمادیں۔ اور اسلام (فائل) فضائل لکھنؤ کی تحریک ہوگی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۱۱ جنوری۔ گذشتہ چھ ہفتوں میں یعنی ۱۹۲۲ء کی آخری ششماہی میں جرمنی کو ایک لاکھ ۲۵ ہزار مربع میل علاقہ سے محروم ہونا پڑا ہے۔ ان علاقوں پر قبضہ کے ایام میں جرمنی میں صرف اتنا فائدہ اٹھا سکے کہ جرمن فوجیں کھانے پینے کی چیزیں حاصل کرتی رہیں۔

لندن ۱۱ جنوری۔ وزیر اعظم مصحفی پاشا کی تقریر کو اتحادی ملکوں میں بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ جو انہوں نے اسلامی نوردو کی تقریب پر کی۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ قرآن حکیم مسلمانوں کو رواداری کی تعلیم دیتا ہے اور وہی اصول زندگی مسلمانوں کو اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ جن کے لئے آج اتحادی جرمنی اور جاپان سے لڑ رہے ہیں۔

لندن ۱۱ جنوری۔ نومبر ۱۹۲۲ء تک پچھلے سال کے گیارہ ہفتوں میں ۵۱ ارب ۲۵ کروڑ روپیہ کا سامان امریکہ نے جنگ کے سلسلے میں ادھار اور بیٹے کے قانون کے ماتحت اتحادیوں کو دیا ہے۔ اور اس کے بدلے میں پچھلے سال جون کے آخر تک برطانیہ اور فرانسیسی کمیٹی نے امریکہ کو ۳ ارب ۲۵ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ کی مالیت کی چیزیں امریکن فوجوں کیلئے جبا کی ہیں۔

امریکس ۱۱ جنوری۔ ملل ۱۹۲۲ء میں ۲۰۲۷ آنے۔ ملل الف ۲۴ - ۱۲ روپے۔ لٹھا جاپانی ۵۰ روپے۔ لٹھا مضبوط ۳۲ روپے۔ چھینٹ ۱۱ روپے ۱۲ آنے۔

نی دہلی ۱۱ جنوری۔ مسٹر اسے سوت ڈیٹی بریڈنٹ سٹریٹل اسمبلی نے مرکزی اسمبلی میں ایک تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ حکومت ہند کی اس ناکامی پر بحث کی جائے جو اسے ایک آسٹریلین مسٹر کیسی کو بنگال کا گورنر بنانے کے خلاف احتجاج میں ہوئی۔

لندن ۱۱ جنوری۔ رائٹر کے نام نگار خصوصی نے الجور کے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ فروری سے اب تک مشرق وسطیٰ اور اطالیہ کے محاذ سے ۷۰ ہزار اتحادی مجروحین کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ ہسپتالوں تک پہنچایا گیا ہے۔

نی دہلی ۱۱ جنوری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں کپڑے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک کروڑ کے ڈیوٹے وقت پر کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح دو لاکھ

نیکلے دکنے وقت کے لئے مصروف عمل ہیں۔ حکومت ہند نے ملک کے ۴۵ فیصدی کرگوں کو سینڈر ڈکلاتھ کی تیاری کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ تاکہ غربا کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

چنگنگ ۱۱ جنوری۔ شنکھائی سے آئیو الے مسافروں کا بیان ہے کہ جاپانیوں نے جب سے بری خریداری کا قانون بنایا ہے شنکھائی کے چار سو کے قریب تاجر خودکشی کر چکے ہیں۔ کیونکہ اس قانون کا یہی مطلب ہے کہ تاجروں کے سوت اور کپڑے پر جرمنی طور پر قبضہ کر لیا جائے۔

لندن ۱۱ جنوری۔ ہٹلر کا تختہ الٹنے کے لئے ایک خوفناک سازش پکڑی گئی۔ سازش کا بانی لفٹیننٹ کرنل فان فرٹش بیان کیا جاتا ہے۔ اسے اور اس کے دو ساتھیوں کو پھانسی دے دی گئی ہے اسکے ساتھ ۱۹ جن افسر بھی تھے۔ انہیں سرسری سماعت کے بعد پھانسی دیدی گئی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان تمام افسروں کا تعلق در پردہ ان جرمنوں کے ساتھ تھا۔ جنہوں نے ماسکو میں ہٹلر کے خلاف پارٹی قائم کر رکھی ہے۔

نیویارک ۱۱ جنوری۔ ٹوکیو ریڈیو نے کل رات ایک اعلان کیا کہ اسٹ کیا جیہیں یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جنوبی بحر الکاہل میں اتحادی طیاروں نے جاپانیوں کی ہوائی قوت کا شیرازہ منتشر کر دیا ہے۔ اس لئے جاپانیوں کو طیارہ سازی کی رفتار میں توسیع کرنی چاہیے۔

پٹا اور ۱۱ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہری پور کے فساد کا ایک مسلمان زخمی آج زخموں کی وجہ سے مر گیا ہے۔ فساد میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد اب چار ہجے پہنچ گئی ہے۔ فساد میں دو سو سے ہلاک ہوئے اور دو مسلمان۔

لندن ۱۱ جنوری۔ ڈیلی سیکنج کا نام نگار لکھتا ہے کہ جاپان نے ہندوستان کی طرف اپنے پرائیگنڈ ایس پچاس فیصدی زیادہ کمی کر دی ہے۔ اور یہ بات خاص طور پر اہم خیال کی جا رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے فتح کی جہم کا خیال ترک کر دیا ہے۔

لندن ۱۱ جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے

بیان کیا ہے کہ مارشل مسٹالین اپنی فوجوں کی نگرانی کے لئے خود یوکرین میں ہیں اور جرمنیوں کو ہدایت کر رہے ہیں کہ پولینڈ میں داخل ہو کر جرمنوں کو اپنی حدود سے نکال دیں۔

لندن ۱۱ جنوری۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہوائی حملوں سے برلن میں پانچ سفارت خانے (برطانیہ، فرانسیسی، سوئیڈش، پرتگیزی اور فننی) تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ جرمن گورنمنٹ کا سابق سکریٹریٹ اور قیصر کا محل بھی تباہ ہو گیا ہے۔

مشاک ہلم ۱۱ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن فوجی ماہرین کے نزدیک ہمد پرا اتحادیوں کے بڑے حملے کے لئے موزوں ترین ہینڈ اپریل کا ہے۔ اپریل کے شروع تک اتحادیوں کے پاس ۳ کروڑ ٹن کے بحری جہاز ہو جائیں گے۔

واشنگٹن ۱۱ جنوری۔ امریکہ کے نائب بحری نے آج رات کو اعلان کیا کہ یورپ اور بحر الکاہل میں حملہ کی تیاریاں اتنی بڑھ چکی ہیں کہ ان کی تارخیوں بھی مقرر ہو گئی ہیں۔

لاہور ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن فروری کے آخر میں شروع ہوگا۔ پچھلے اجلاسوں کے مقابلہ میں یہ اجلاس نہایت مختصر ہوگا۔ کیونکہ سوائے بجٹ کے اور کوئی اتنا ضروری سرکاری کام نہیں۔

مشنگٹن ۱۱ جنوری۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے جزیرہ سینیگر پر زور کا حملہ کیا۔ تیرہ جاپانی جہاز مقابلہ کے لئے آئے۔ جن میں سے چھ گر لائے گئے۔ یقین ہے کہ چار اور بھی ٹھکانے لگ گئے۔ ہمارا صرف ایک جہاز ضائع ہوا۔ میڈانگ۔ رباؤل۔ بوکا کے اڈوں پر بھی حملے کئے گئے۔

نیو برن میں ہماری فوجوں نے راس گلا سٹریٹ آگے بڑھ کر جاپانیوں کو پیچھے دھکیل دیا۔ نیوگنی میں جاپانیوں کو رلماتہ دریا کے پار دھکیل دیا گیا۔ گیارہ جاپانی بجڑے ڈبوئے گئے۔

لندن ۱۱ جنوری۔ مسٹر روز ویٹ اور مسٹر چرچل نے ایک بیان میں بتایا کہ گذشتہ

سال میں یورپوں سے ہمارے تجارتی جہازوں کو بہت کم نقصان پہنچا ہے۔ ۱۹۲۲ء میں جتنے جہاز ڈبوئے گئے تھے۔ گذشتہ سال ان کے مقابلہ میں ۴۲ فیصدی کم ڈبوئے گئے اس عرصے میں اتحادیوں نے ۱۹۲۲ء کی نسبت ۱۹۲۳ء میں ڈگنے جہاز بنائے۔

دہلی ۱۱ جنوری۔ اراکان کے مورچے سے اطلاع پہنچی ہے کہ ہماری فوجوں نے شمال کی طرف بڑھتے ہوئے بو تھیڈانگ کو جانے والی سڑک پر واقع ایک اہم شہر مانڈانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لندن ۱۱ جنوری۔ کل رات انڈیا پر بمباروں نے مغربی جرمنی اور شمالی فرانس کے اہم مقامات کو نشانہ بنایا۔

ماسکو ۱۱ جنوری۔ شمال مغربی یوکرین میں روسی فوجیں اڈیسیہ کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ اگلے دستے اس اہم ریلوے لائن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ چھ ارسا کو جاتی ہے۔ کچھ اور دستے ۲۹ کھمبہ سے صرف ۳۵ میل دور رہ گئے ہیں۔ اڈیسیہ وارسا جانے والی لائن کے اتنے قریب پہنچ گئے ہیں کہ وہاں سے جگ دریا صاف نظر آتا ہے۔ اور ایک نامہ نگار نے تو کھما

ہے کہ روسی فوجیں اس دریا کو پار کر چکی ہیں

لندن ۱۱ جنوری۔ اٹلی میں کسینو کا بچاؤ کرنے والی فوج کو دشمنوں نے واپس بلا لیا ہے۔ پانچویں فوج نے ۲۰ میل آگے بڑھ کر ان پہاڑیوں پر قدم جمائے ہیں جو ابھی چھینی ہیں۔

لندن ۱۱ جنوری۔ اتحادی ہوائی دستوں نے کل صوفیا پر حملہ کیا۔ بھاری بمباری ہو گئی اور کئی گھر بے گھر ہوئے۔ جہاں ریلوے لائن پر حملے کئے۔ ایڈریاٹک

اور سے ایک ہندو گھر کو نشانہ بنایا۔

عصائے پیری

یہ سب سلامت کا نہایت اعلیٰ مرتبہ ہے جو بوڑھوں کے لئے سردی کے دنوں میں نعمت ہے۔ اعصاب کو طاقت دیتا ہے اور سردی سے محفوظ رکھتا ہے۔ کی شکل میں ہے۔ جنہیں آسانی لکھایا جاسکتا ہے۔ اصلی قیمت عمرنی تولد جنوری ۱۹۲۲ء تک خاص رعایت ۱۲ رانی تولد۔

طبیعی عجائب گھر قادیان

میرے نزدیک وہ بہر حال نئی ہو جاتی ہے خواہ وہ نبیوں کا جسم ہی کیوں نہ ہو۔ بائبل میں صاف لکھا ہے کہ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی پڑیاں مصر سے کنعان میں لائی گئی تھیں۔ (پیدائش باب ۵۰) پس میں عوام الناس کے اس خیال کا قائل نہیں۔ کہ نبیوں کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ میرے نزدیک بالکل لغو خیال ہے۔ آخر نبی بوڑھے ہوتے ہیں یا نہیں۔ بیماری آئے۔ تو اس کے کمزور ہوتے ہیں یا نہیں۔ جب وہ عام انسانوں کی طرح بوڑھے ہوتے ہیں۔ کمزور ہوتے ہیں۔ بیمار ہوتے ہیں۔ تو کیا دلیل ہے کہ مٹی ان کے جسم کو نہیں کھا سکتی۔ پس یا ایک غلط خیال ہے۔ جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے مگر بہر حال یہ امر انسانی فطرت میں داخل ہے کہ جب وہ اس جگہ جاتا ہے۔ جہاں اس کا محبوب اور پیارا مدفون ہوتا ہے۔ تو اس پر زیادہ رقت طاری ہوتی ہے۔ اور وہ زیادہ جوش اور زیادہ گریہ و زاری سے خدا کے دعائیں کرتا ہے۔ کہ الہی ٹوان وھروں کو پورا فرما۔ جو تو نے اس شخص سے کئے تھے۔

دوسرے جس جگہ اللہ تعالیٰ کے نبی دفن ہوں خواہ ان کے جسم مٹی ہو گئے ہوں۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ان مقامات پر اپنی برکتیں نازل کرتا ہے۔ اور ان مقامات کی مشک کرنے والوں کو اپنے عذاب کا نشانہ بنانا ہے۔ دیکھ لو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فوت ہوئے تیرہ سو سال ہو چکے ہیں۔ میرا عقیدہ ہے جسے میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ یہ ہے کہ انبیاء کے جسم بھی اسی طرح مٹی ہو جاتے ہیں جس طرح باقی لوگوں کے جسم۔ البتہ بعض زمینیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان میں جو مردے دفن ہوں ان کے جسم ایک لمبے عرصہ تک محفوظ رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض مقامات سے کئی کئی سو سال کی پرانی نعشیں نکلی ہیں۔ اور وہ بالکل سلامت ہیں۔ لیکن اس میں مومن اور کافر یا ایک نبی اور غیر نبی میں کوئی فرق نہیں۔ ایسی زمین میں اگر ایک کافر دفن ہوگا۔ تو اس کا جسم بھی محفوظ ہوگا۔ اور اگر ایک نبی دفن ہوگا تو اس کا جسم بھی محفوظ ہوگا۔ پس میرے اس عقیدہ کے مطابق اگر اس مٹی کی جس

میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن ہیں۔ کوئی ایسی تاثیر نہیں ہے۔ جس کی بناء پر وہ اجسام کو محفوظ رکھے۔ تو تیرہ سو سال کے بعد جہاں تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا تعلق ہے۔ وہ متغیر ہو چکا ہوگا۔ لیکن اگر کوئی دشمن یہ چاہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو اکھیرے تو کیا تم سمجھتے ہو۔ خدا تعالیٰ کا عذاب اسپر نازل نہیں ہوگا۔ اور کیا تم سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے ہاتھ کو نہیں روکیں گے۔ فرض کرو۔ وہ مٹی کا ایک ڈھیر ہو۔ تو بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب اس ڈھیر کو کھودنے کا ارادہ کرنے والے پر نازل ہوگا۔ اسی لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اطہر اب دوسری صورت میں تبدیل ہو چکا ہو۔ تب بھی اللہ تعالیٰ نے اس مقام کو اپنی

برکات کے نزول کیلئے مخصوص فرما دیا ہے۔ اور اب اس مقام پر حملہ کرنا اللہ تعالیٰ کی غیرت کو بھڑکانا اور اس کے عذاب کو حرکت میں لانا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لہام ہے "باد شاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (تذکرہ ص ۱۹۹) اس لہام کے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کے جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیزوں میں اللہ تعالیٰ اپنی برکات رکھ دیتا ہے۔ اگر قبر پر جانے سے اللہ تعالیٰ کی برکت بچے حصہ نہیں مل سکتا۔ تو کپڑوں سے کس طرح برکت ڈھونڈی جاسکتی ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

نشان نمانی کے لئے نبیوں سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میں برکت رکھ دیتا ہے۔ اور لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان برکات کو حاصل کریں۔ پس ان برکات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اخبار "بدر" میں بھی چھپا ہوا موجود ہے۔ اور مجھے بھی اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ دہلی تشریف لے گئے۔ تو آپ مختلف اولیاء کی قبروں پر دعا کر نیکے لئے

گئے۔ چنانچہ خواجہ باقی باللہ صاحب۔ حضرت قطب صاحب۔ خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء۔ شاہ ولی اللہ صاحب۔ حضرت خواجہ میر درد صاحب۔ اور نصیر الدین صاحب چراغ کے مزارات پر اپنے دعا فرمائی۔ اس وقت اپنے جو کچھ فرمایا۔ وہ جہاں تک مجھے یاد ہے گوداڑی اس طرح چھپی ہوئی نہیں۔ یہ ہے کہ دلی والوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں۔ ہم نے چاہا۔ ان دنات یافتہ اولیاء کی قبروں پر جا کر ان کیلئے۔ ان کی اولادوں کے لئے۔ اور خود دہلی والوں کے لئے دعائیں کریں۔ تاکہ ان کی روحوں میں جوش پیدا ہو۔ اور وہ بھی ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دعائیں کریں۔ ڈاڑی میں صرف اس قدر چھپا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم نے قبروں پر ان کے لئے بھی دعا کی ہے۔ اور اپنے لئے بھی دعا کی ہے۔ اور اور بعض امور کے لئے بھی دعا کی ہے۔

(بدر ۸ نومبر ۱۹۰۵ء) اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالی ان لوگوں کے لئے دعا نہیں کی۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قبر پر جا کر صرف مرنے والے کیلئے دعا کرنی چاہئے۔ ان کا اس ڈاڑی سے رد ہوتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ہم نے ان کے لئے بھی دعا کی اور اپنے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اور اگر کسی امور کے لئے بھی۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈاڑی ہے جو بدر میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام تذکرۃ الشہداء میں میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ تھا۔ گوداڑیوں پر ایک مقدمہ پر جانے سے پیشتر اس کتاب کو مکمل کر لوں اور اسے اپنے ساتھ لے جاؤں۔ مگر مجھے شدید درد گردہ ہو گیا۔ اور میں نے سمجھا کہ یہ کام نہیں ہو سیکے گا۔ اس وقت میں نے اپنے گھر والوں یعنی حضرت ام المومنین سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ آئیں کہتی جائیں۔ چنانچہ اس وقت میں نے صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید کی رُوح کو سلنے رکھ کر دعا کی کہ الہی اس شخص نے تیرے لئے قربانی کی ہے اور میں

اسکی عزت کیلئے یہ کتاب لکھنا چاہتا ہوں۔ تو اپنے فضل سے مجھے صحت عطا فرما۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہو گیا۔ اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا" (تذکرۃ الشہداء میں ص ۱۳۲) اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدمہ پر جانے سے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پیشتر کتاب مکمل ہو جائے۔ مگر آپ صحت بیمار ہو گئے۔ اس پر آپ نے

حضرت شہید مرحوم کی رُوح کو جو آپ کے خادموں میں سے ایک خادم تھے۔ اپنے سامنے رکھ کر دعا کی۔ کہ الہی اسکی خدمت اور قربانی کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ کتاب لکھنی چاہی تھی۔ تو مجھے اپنے فضل سے صحت عطا فرما اور پھر خدا نے آپ کی اس دعا کو قبول فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اس واقعہ کا ہیڈنگ ہی یہ رکھا ہے کہ "ایک جدید کرامت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی" پس یہ چیزیں صلحاء و تقیاء کے طریق سے ثابت ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس رنگ میں کئی بار دعائیں فرمائی ہیں۔ جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ مردہ کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ وہ ہمیں کوئی چیز دیگا۔ یہ امر صریح ناجائز ہے اور اسلام اسے حرام قرار دیتا ہے۔ باقی رہا اس کا یہ حصہ کہ ایسے مقامات پر جانے سے رقت پیدا ہوتی ہے یا یہ حصہ کہ انسان ان وعدوں کو یاد دلا کر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کئے ہوں دعا کرے کہ الہی اب ہمارے وجود میں ٹوان وعدوں کو پورا فرما۔ یہ نہ صرف ناجائز نہیں بلکہ ایک روحانی حقیقت ہے۔ اور

مومن کا فرض ہے کہ وہ برکت کے ایسے مقامات سے فائدہ اٹھائے۔ مثلاً جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر دعا کے لئے جائیں۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ الہی یہ وہ شخص ہے جس کے ساتھ تیرا یہ وعدہ تھا۔ کہ میں اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کروں گا۔ تیرا وعدہ تھا۔ کہ میں اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ تیرا

وعدہ تھا کہ اسلام کی فتح میں اس کے ہاتھ پر
مفرد کروں گا۔ تیرا وعدہ تھا کہ شیطان اس کے
ہاتھ سے آخری شکست کھائے گا۔ اے عارف
یہ تیرے وعدے اس شخص سے تھے جو ابھی کے ڈھیر
تھے مرنے سے۔ اور اب ان وعدوں کا پورا کرنا
ہمارے ہی ذمہ ہے۔ پس اسے خدایم تجھ سے
ان وعدوں کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں
کہ ہم ان کاموں کے کرنے کی طاقت نہیں
رکھتے۔ ہم کمزور ہیں۔ طاقت ہمیں گنہگار
اور خطا کار ہیں۔ جماعت میں ابھی اتنی
قربانی کا مادہ اور اس قدر قربانی نہیں
پائی جاتی۔ جس قدر قربانی اور قربانیت ان
عظیم الشان کامیابیوں کے لئے ضروری ہے
تو اپنے فضل سے آسمان سے فرشتے نازل
فرما۔ تو ہمارے قلوب کو صقل فرما۔ تو
آسمانی انوار سے ہمارے دل اور دماغ
کو روشن فرما۔ تو ہم کو ایمان بخش۔ اور
ان لوگوں کو بھی ایمان بخش جو کروڑوں کی
تعداد میں دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ تو
ہماری سلسلہ پر انتقامت عطا فرما۔ اور
ان لوگوں کو بھی سلسلہ میں داخل فرما جو
کروڑوں کی تعداد میں ابھی اس سلسلہ کے نام
سے بھی ۱۲۰۰ شہداء ہیں۔ تو اسلام کی
فتح کا دن قریب سے قریب تر لا۔ اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت
کو دنیا میں قائم فرما دے۔ یہ دعا اگر کی
جائے تو بتاؤ اس میں کون سا شرک ہے
یہ تو وہ

خدا کا فیصلہ

ہے جو وہ آسمان پر کر چکا۔ اب ہم چاہتے ہیں
کہ یہ فیصلہ زمین پر بھی نافذ ہو۔ پس ہمارا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرار پر
دعا کے لئے جاننا صرف اس لئے ہے کہ وہ
نزدول برکات کا مقام ہے۔ اور اس
لئے ہے کہ وہاں رفتند زیادہ پیدا ہوتی
ہے۔ اور اس طرح تمام مافیہ اللہ تعالیٰ
کی قدرت کو بھڑکا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے جو محمد پر یہ انکشاف
فرمایا ہے کہ
میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کا وہ لڑکا ہوں
جس کی نسبت آپ کو یہ خبر دی گئی تھی
کہ اسلام کی فتوحات اس کے ہاتھ پر ہونگی

تو اس کے بعد میرے لئے ضروری تھا کہ میں اسلام
کی فتح کے لئے کوئی روحانی قدم اٹھانا چاہتا ہوں
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
میرے متعلق جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں ان میں
سے اکثر پوری ہو چکی ہیں۔ اور واقعہ ہے
کہ مجھے کوئی ایسی خبر نہیں ملی۔ جس کی بنا پر میں
کہہ سکتا کہ میری زندگی ابھی بہت باقی ہے۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ
تھا کہ واللہ یحصک من الناس
اللہ تعالیٰ تجھے قتل سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ
نے یہ الہام کیا۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ تم میری
ترے قتل پر مسلط نہیں لئے جائیں گے (مذکورہ حدیث)
گو میرے ساتھ خدا تعالیٰ کا ایسا کوئی وعدہ نہیں
مجھ سے خدا تعالیٰ کا جو وعدہ ہے
وہ نفل ہے ان الذین المتبعون فوق الذین
کھنوا الی الیوم القیامۃ۔ تیرے ماننے والے
قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے
پس یہ وعدہ ہے جو خدا تعالیٰ نے میرے
ساتھ کیا۔ اگر میری ہی مر جاؤں تب بھی میں
اس الہام کے سچا ہونے میں کوئی شک و شبہ
نہیں کروں گا۔ اگر میں آج ہی قتل ہو جاؤں
تو بھی مجھے کوئی تائب نہیں ہوگا۔ کہ میرے
ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ میرے ماننے
والے ہمیشہ میرے منکروں پر غالب رہیں گے
ہاں اگر کبھی یہ ثابت ہو جائے کہ میرے
ماننے والے مغلوب ہو گئے ہیں۔ اور
انکار کرنے والے غالب آگئے ہیں۔ تب
بیشک تم سمجھ لیا کہ میں نے خدا پر انفر کیا
اور جھوٹ بولا۔ لیکن ایسا کبھی
نہیں ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل
سکتے ہیں۔ مگر جو میرے ہاتھ پر
بیعت کرنے والے ہیں۔ وہ
میرے منکروں سے کبھی مغلوب
نہیں ہو سکتے۔ خدا ان کو ان کے
مخالفوں پر قیامت تک غالب
رکھے گا۔

اس موقع پر کسی شخص نے بلند آواز سے
نعرہ تکبیر لگانا چاہا۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین

ایہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے انہارا راہگی
کرتے ہوئے فرمایا۔ جمعہ میں یوں بالکل منع
ہے۔ خبردار کوئی شخص نعرہ مت لگائے
معلوم نہیں احرار نے یہ کیسی
گندی عادت
لوگوں میں پیدا کر دی ہے۔ ہمیں تو دوسرے
مواقع پر بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ کیا یہ کہ
جمعہ کا دن ہو۔ اور خطبہ کی حالت میں
نعرہ تکبیر بلند کیا جائے۔ یا در کھڑے خطبہ
عبادت کا حصہ ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ
نے جمعہ کی نماز کی دو رکعتیں رکھی ہیں سیاقی
دو رکعتوں کی جگہ خطبہ لکھ دیا۔ پس خطبہ ہی
عبادت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ اور اس
میں بولنا جائز نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی سوچو
کہ اگر اس طرح جو ش اپنے سینوں سے
نکال دیا جائے۔ تو دل سرد ہو جاتا ہے۔
حالانکہ ان کو اپنے دل میں محبت کی اسی
آگ سلگانی چاہیے جو اسے خدا کے

**مسجد مبارک کی توسیع کے سلسلہ میں نہایت
شناہدار اخلاص کا نمونہ**

تیسری بات میں یہ لکھا جاتا ہوں کہ میں نے
پر سوں مغرب کے بعد
مسجد مبارک میں
قادیان کے دوستوں کی توجہ دلائی تھی
کہ اس مسجد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا یہ الہام ہے "مبارک و مبارک
وکل امر مبارک یجعل خیرہ"
مذکورہ حدیث ہمہ مسجد لوگوں کو برکت دینے
والی ہے۔ یہ مسجد برکت کے نزل کا مقام
ہے۔ اور جو کام بھی اس مسجد میں کیا جائے گا
وہ با برکت ہوگا۔ میں نے حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کی طرف
توجہ دلائی ہوئے کہا تھا کہ دوستوں کو چاہیے
کہ وہ کم سے کم ایک نماز روزانہ اس مسجد میں
پڑھا کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے
فضل سے اس توجہ دلانے کا یہ نتیجہ ہوا کہ
بڑی کثرت سے وہاں نمازیں پڑھنے
کے لئے آئے لگ گئے۔ اور میں جماعت پر
یہ فضل اسی دن سے نازل ہوتا ہوں
کہ وہاں۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر

قریب کر دے
تو میں جس چیز پر قائم ہوں اس کو دیکھتے
ہوتے
میرے دل میں شدت تارو
پیدا ہوتا ہے کہ معلوم نہیں میری کتنی زندگی
ہے۔ اور کب اسلام کی فتح کا دن آنے
والا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے
ذریعہ سے اسلامی علوم کی ایک
بہت بڑی بنیاد قائم کر دی ہے
اور میرے لیکچروں اور میری کتابوں میں
بہت سے علم پائے جاتے ہیں۔ لیکن
پھر بھی میں نے ان
چالیس روزہ دعاؤں کا آغاز
کر دیا۔ تاکہ اگر میری زندگی تھوڑی ہو تو
میں ان دعاؤں کے ذریعہ بھی اسلام کی ترقی
اور ترقی کی فتح کی ایک عظیم الشان بنیاد رکھوں
تاکہ خدا کا منشاء جلد سے جلد اور مکمل
طور پر دنیا میں ظاہر ہو۔

**یہ انکشاف فرمایا۔ حالانکہ وہی میں ہوں
وہی تم ہو۔ لیکن جس دن سے یہ انکشاف
ہوا ہے۔ جماعت کے قلوب میں ایسا تغیر
پیدا ہو رہا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں
ایک نئی زندگی
حاصل ہو گئی ہے۔ چنانچہ ادھر میں نے
یہ تحریک کی اور ادھر جماعت میں ایک
ایسی جمعی اوری پیدا ہو گئی کہ سنیکڑوں
لوگ مسجد مبارک میں نماز پڑھنے کے لئے
آئے لگ گئے۔ لوگ شکوہ کیا کرتے
ہیں کہ مولوی سید سرور شاہ صاحب
چونکہ کسی نماز پڑھایا کرتے ہیں اس لئے
لوگ اس مسجد کی بجائے دوسری مسجد
میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور اس میں
کوئی مشبہ نہیں کہ لوگوں کی یہ شکایت
درست ہے۔ میں نے خود مولوی صاحب
کو کئی دفعہ کہلا دیا ہے کہ وہ نماز بدست
لمبی نہ پڑھایا کریں۔ لیکن یہ تو درست
نہیں کہ اگر کوئی امام
لمبی نماز**